جامعہ اہلحدیث

چوک دالگراں لاہور

مدرسہ کی بنیاد

مفتی اعظم

حافظ عبداللہ محدث روپڑیؒ

نے 1914 میں

بھارتی شہر انبالہ میں رکھی

برصغیر پاک وہند کی تاریخ شاہد ہے کہ ہندوستان میں علمائے کرام وفضلائے عظام نے ایک طرف وہاں کے مختلف المذاہب اورمختلف العقائد باسیوں (جن کی اکثریت ہندومت ، بدھ مت، زرتشت، جین مت ،سکھ مذہب، پارسی اورعیسائی مذہب کی تھی)۔ان کا تحریر وتقریر، بحث ومناظرہ سے مقابلہ کیا اورانہیں مسکت اوردندان شکن جواب دیے چنانچہ ان کی دعوت وتبلیغ سے متاثر ہوکرمختلف عقیدہ کے حامل ہزاروں لوگ فوج درفوج دائرہ اسلام میں داخل ہوئے خاص طورپر برصغیر میں اسلام کی دعوت وتبلیغ خصوصا عقیدہ توحید کی نشرواشاعت اوراس کی آب یاری کے سلسلہ میں علمائے اہل حدیث کی گراں قدرخدمات اورمساعی جمیلہ سنہری حروف سے لکھنے کے قابل ہیں دوسری طرف انگریز استعمار کے خلاف سیاسی میدان میں اسے شکست دیکران سے اپنے ملک ہندوستان کوآزاد کروایااورقائدین سیاست وعمائدین فراست کے ساتھ مل کرایک علیحدہ مسلم ریاست (پاکستان) کے قیام کے خواب کو شرمندہ تعبیر کیا

اسی طرح علماء نے اپنے عامۃ الناس مسلمان بھائیوں کوبھی پس پشت نہیں ڈالا اورنہ ہی ان سے صرف نظر کیا بلکہ ان کے مذہبی ، اسلامی، ثقافتی،تہذیبی اورتمدنی تشخص کو برقرار رکھنے اورانہیں دینی علوم قرآن وحدیث ، فقہ وتفسیر،صرف ونحو اوردیگرضروری علوم سے آراستہ کرنے کے لیے پورے ہندوستان میں دینی مدارس کا جال بچھادیا تاکہ آئندہ نسلیں بالخصوص ان رشد وہدایت کے چشموں سے سیراب ہوتی رہیں تاکہ اسلام اورمسلمانوں کے خلاف ہرقسم کی یلغار کا مردانہ وار مقابلہ کرسکیں ۔ چنانچہ ان علمائے کی کاوشوں کے نتیجے میں پاک وہند کے اطراف واکناف

میں ہزاروں مدارس سے قال اللہ وقال الرسول کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں ۔

جامعہ اہل حدیث کے بانی ومہتمم اول :۔

حضرت حافظ عبداللہ محدث روپڑیؒ ہیں جو اپنے علم وفضل ، ورع وتقویٰ اور ہر مسئلہ میں طریقہ سلف کو اختیار کرتے نیز تفقہ فی الدین اور فتاویٰ میں ید طولیٰ رکھتے تھے مسائل کے استنباط اور تحقیق کی بنا پر بین الاقوامی شخصیت کے حامل تھے ان کا شمار ہند وپاک کی ان قومی شخصیات میں ہوتا تھا جو مجتہد العصر ، مفتی اعظم اور عظیم قائد کی حیثیت سے ابھرے اور ان کے علم وفضل سے خلق کثیر نے فائدہ حاصل کیا۔

علامہ محدث روپڑیؒ کے علم وفضل کا اعتراف :۔

شمس العلماء مولانا محمد حسین بٹالوی نے اشاعۃ السنۃ میں لکھا ہے کہ حافظ عبداللہ محدث روپڑیؒ علم وفضل میں حافظ عبداللہ غازی پوری کے ہم پلہ تھے ۔

مصنف تحفۃ الاحوذی مولانا عبدالرحمان مبارکپوریؒ کا اعتراف :۔

مولانا مرحومؒ ایک دفعہ لاہور تشریف لائے اور مسجد چینیا نوالی میں رونق افروز ہوئے اور ایک مجلس میں فرمانے لگے کہ ہندوستان میں حافظ عبداللہ روپڑی کی نظیر نہیں ملتی ۔

ممتحن دارالحدیث رحمانیہ دہلی :۔

جب شیخ عطاء الرحمان اور ان کے دیگر اعزہ نے دہلی میں دارالحدیث رحمانیہ کے نام سے ایک شاندار درسگاہ کی بنیاد رکھی اس کے نظم ونسق اور درس تدریس کے لیے ہندوستانی علماء میں سے حافظ عبداللہ روپڑیؒ کا انتخاب کیا گیا اور آپ کو دعوت

دی گئی لیکن آپ نے روپڑ چھوڑنے سے انکار کر دیا البتہ دہلی کے منتظمین کی خواہش پر دارالحدیث رحمانیہ دہلی کا سالانہ امتحان اپنے ذمہ لے لیا قریبا بائیس سال تک اس عظیم الشان دینی درسگاہ کے ممتحن رہے اور سینکڑوں علماء نے ان کے مبارک ہاتھوں سے دستار فضیلت حاصل کی۔

جامعہ کی بنیاد:۔

جماعت اہلحدیث روپڑ کے اصرار پر والد محترم کی اجازت کے ساتھ آپ روپڑ تشریف لے گئے اور وہاں ۱۹۱۴ء میں دارالحدیث کے نام سے ایک مدرسہ کا افتتاح ہوا شیخ محمد عمر بن ناصر نجدی المعروف عرب صاحب مولوی محمد بن عبدالعظیم پسروری، مولوی دین محمد سنانوی مرحوم نے حضرت سے بخاری شریف پڑھنا شروع کی اور مولوی نور محمد سکنہ دوگری نے نسائی شریف شروع کی اس کے بعد تلامذہ کا یہ سلسلہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا گیا اور درس وتدریس کا یہ سلسلہ ۱۹۴۷ء تک روپڑ میں رہا۔

تصانیف:۔

حافظ محدث روپڑی رحمۃ اللہ علیہ مرحوم نے مختلف موضوعات پر ۸۰ کتب تصنیف کی ہیں جن میں سے چند ایک یہ ہیں۔

(۱) الکتاب المستطاب
(۲) ارشاد الوری فی التجمیع فی القری
(۳) درایت تفسیری
(۴) اہل حدیث کی تعریف
(۵) فتاوی اہلحدیث
(۶) زیارت قبر نبوی ﷺ
(۷) وراثت اسلامیہ
(۸) رفع الابہام فی الدلیل التام

(۹) مظہر النکات شرح مشکوۃ (۱۰) تحقیق التراویح

محل وقوع :۔

جامعہ اہلحدیث چوک دالگراں پنجاب کے صوبائی دارالخلافہ لاہور شہر کے وسط اور ایشاء کے مشہور کاروباری سنٹر برانڈ رتھ روڈ لاہور میں واقع ہے۔

مؤسس :۔

حضرت العلام بقیۃ السلف مجتہد العصر شیخ الحدیث حافظ محمد عبداللہ محدث روپڑی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

اجرائے ثانی :۔

قیام پاکستان کے بعد حضرت محدث روپڑی رحمۃ اللہ علیہ نے لاہور میں قیام کیا اور ۱۹۴۸ء میں جامعہ اہلحدیث کے نام سے چوک دالگراں لاہور میں اس کا دوبارہ اجراء کیا۔ اور آپؒ ۱۹۶۴ میں خالق حقیقی کو جا ملے۔

حافظ عبدالقادر روپڑیؒ :۔

حافظ عبدالقادر روپڑیؒ اس جامعہ کے دوسرے مہتمم اور ناظم اعلیٰ حافظ عبدالقادر روپڑیؒ تھے جنہوں نے ساری زندگی اسلام کی خدمت کے لیے وقف کر رکھی تھی اور مشکل مسائل میں لوگ آپ کے فتاوی جات کے منتظر رہتے۔

تعلیم : فاضل درس نظامی (تکمیل علوم القرآن وحدیث، فقہ، منطق فلسفہ

تعلیمی تجربہ :

(۱) نائب ممتحن جامعہ رحمانیہ دہلی (بھارت) ۱۹۴۵ء سے ۱۹۴۷ء تک

(۲) نائب ناظم اعلیٰ جامعہ سلفیہ اہلحدیث روپڑ (بھارت) ۱۹۴۵ سے ۱۹۴۷ تک

(۳) نائب ناظم اعلیٰ دارالعلوم جامعہ اہلحدیث لاہور ۱۹۵۰ سے ۱۹۶۴ تک

(۴) ناظم اعلیٰ ورئیس العام دارالعلوم جامعہ اہلحدیث لاہور ۱۹۶۴ سے ۱۹۹۹ تک

(۵) منتظم اعلیٰ وخطیب جامع القدس لاہور

صحافت و درس و تدریس وتصنیف و تالیف :۔

۱۔ ایڈیٹر ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث

۲۔ ملک کے روزنامہ جات، اخبارات وجرائد میں مضمون نگاری

۳۔ درس وتدریس خطابات اور تصانیف وفتاویٰ جات

۴۔ شہرہ آفاق خطیب ومناظر اسلام

۵۔ نگران اعلیٰ ادارہ اشاعت السنۃ النبویہ فیصل آباد

۶۔ نگران اعلیٰ جامعہ اسلامیہ حاجی آباد فیصل آباد

۷۔ چالیس سال بحیثیت محقق قرآن وحدیث، فقہ، اسلامی، منطق و فلسفہ میں اسلام پر تحقیقی کام میں مصروف رہے۔

دینی وسیاسی خدمات :۔

۱۔ تحریک پاکستان میں بحیثیت صدر مسلم لیگ روپڑ ڈویژن کام کیا اور قید وبند کی سخت ترین صعوبتیں برداشت کیں اور ۱۹۴۶ء میں ۱۴ برس کی قید با مشقت سنائی گئی بعد ازاں مسلم لیگ اور حکومت وقت میں سمجھوتہ کی بنا پر رہائی عمل میں آئی۔ قیام پاکستان کے وقت پانچ بہن بھائیوں کے علاوہ خاندان کے دیگر افراد کل ۱۷ جانیں شہید ہوئیں۔

۲. پاکستان جمہوری پارٹی میں ۱۹۷۹ تک بحیثیت سینئر نائب صدر رہے۔

۳. تحریک نظام مصطفیٰ ۱۹۷۷ء میں بھرپور حصہ لیا اور دو مرتبہ گرفتار ہو کر جیل کاٹی۔ اور قومی اتحاد کے نائب صدر بھی رہے۔

۴. تحریک ختم نبوت میں بھرپور حصہ لیا اور گرفتاری پیش کی۔

۵. نائب امیر مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت پاکستان۔

۶. امیر جماعت اہلحدیث پاکستان۔

۷. سابق رکن وفاقی علماء بورڈ وممبر رویت ہلال کمیٹی۔

۸. مستقل رکن التوعیۃ الاسلامیہ (حکومت سعودیہ)

۹. وفاقی شرعی عدالت پاکستان کے مشیر۔

غیر ملکی تبلیغی دورے:۔

اسلامی ممالک میں متعدد تبلیغی دورے کیے جن میں خصوصاً سعودی حکومت کی دعوتوں پر کئی بار سعودیہ گئے وہاں شاہ فیصل اور شاہ خالد کے علاوہ دیگر ملکی زعماء و دینی علماء سے خصوصی ملاقاتوں میں بین الاقوامی اور عالم اسلام کو درپیش مسائل ،ملکی و دینی معاملات پر تبادلہ خیالات ہوتے رہے اور وہاں کے دینی اداروں اور یونیورسٹیوں میں مختلف موضوعات پر لیکچرز کا اہتمام کیا جاتا رہا۔ دسمبر 1999ء میں مولانا عبدالقادرؒ دار فانی سے دارالبقاء کی طرف منتقل ہوئے۔

موجودہ ناظم اعلی:۔

اس کے بعد حافظ عبدالغفار روپڑی اس عظیم دانشگاہ کے ناظم اعلیٰ مقرر ہوئے آپ جماعت اہلحدیث پاکستان کے امیر اور بلند پایہ کے عالم دین ہیں۔لوگ آپ

سے علمی پیاس بجھانے کے لیے پاکستان کے اطراف واکناف سے آتے ہیں۔

محل وقوع:۔

یہ درسگاہ لاہور ریلوے سٹیشن سے صرف ایک کلومیٹر کے فاصلے پر مغربی جانب برانڈرتھ روڈ چوک دالگراں لاہور میں واقع ہے اور اس کی عمارت چھ کنال قطعہ اراضی پر مشتمل ہے۔اس میں عظیم الشان دومنزلہ مسجد القدس ہے جس میں تقریباً تین ہزار افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ رہائشی اور تدریسی 29 کمروں کے علاوہ ایک قرآن ہال باورچی خانہ، کمپیوٹر روم اور جامعہ کے دفتر پر مشتمل ہے۔

شعبہ حفظ القرآن : جامعہ میں شعبہ حفظ القرآن میں طلباء کو حفظ کے ساتھ ساتھ تجوید وقراءت کے بعد بنیادی قواعد سے روشناس کرایا جاتا ہے اس شعبہ میں چار قراءتدریسی فرائض سرانجام دے رہے ہیں یہاں سے ہزاروں کی تعداد میں طلباء قرآن مجید حفظ کر چکے ہیں اور اس مدرسہ کو بہترین قسم کے قراءحضرات کی خدمات حاصل ہیں ہر سال یہاں سے حفاظ کرام کی بھاری تعداد فارغ التحصیل ہوتی ہے۔

علوم اسلامیہ : سات سال پر محیط وفاق المدارس السّلفیہ اہلحدیث بورڈ کا منظور شدہ نصاب اور قرآن وحدیث ، فقہ ،منطق ، فلسفہ، ادب ،تاریخ ،حساب اور انگلش وسائنس سمیت تمام علوم طلباء کو پڑھائے جاتے ہیں۔

عصری تعلیم : یہاں طلباء کو بی۔اے تک عصری کے علاوہ فاضل عربی کی تعلیم دینے کے لئے اساتذہ کرام کوالگ تعینات کیا گیا ہے۔

وفاق المدارس السّلفیہ : جامعہ سلفیہ فیصل آباد کے بورڈ وفاق المدارس السّلفیہ

کے تحت تمام طلباء امتحان دیتے ہیں ایم اے وفاق کرنے کے بعد ایم اے عربی واسلامیات کے مساوی ڈگری حاصل کرتے ہیں۔

لائبریری: جامعہ کی ایک بہت بڑی لائبریری ہے جس میں عربی، اردو، فارسی، پنجابی سمیت کثیر تعداد میں بیس ہزار کے قریب کتب موجود ہیں۔

زیر تعلیم طلبہ کی تعداد: تین سو کے قریب طلباء زیر تعلیم ہیں۔جن کا قیام وطعام اور علاج معالجہ جامعہ کے ذمہ ہے۔

غیر ملکی یونیورسٹیوں سے الحاق: جامعہ اہل حدیث لاہور کا باقاعدہ جامعہ اسلامیہ (مدینہ منورہ یونیورسٹی) سے الحاق ہے دیگر غیر ملکی یونیورسٹیوں سے بھی رابطہ جاری ہے یہاں سے فارغ ہونے والے طلباء کو اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لیے غیر ملکی یونیورسٹیوں میں بھیجا جاتا ہے۔

شعبہ تصنیف وتالیف: اس شعبہ کے تحت اب تک ہزاروں کی تعداد میں دینی کتب شائع ہوچکی ہیں۔

جامعہ میں آنے والی اہم شخصیات: جامعہ کی مختلف تقریبات میں **سجاد قریشی** مرحوم گورنر پنجاب، **نواب زادہ نصراللہ خاں مرحوم**، مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے بانی **مولانا سید محمد داؤد غزنویؒ**، امام العصر **علامہ احسان الہی ظہیر شہیدؒ**، **پیر سید بدیع الدین شاہ راشدیؒ**، مذہبی واقلیتی اسٹینڈنگ کمیٹی کے سابق چیئرمین **مولانا معین الدین لکھوی** سابق ایم این اے، جمعیت اہلحدیث سندھ کے امیر **پروفیسر عبداللہ ناصر رحمانی**، جماعت اسلامی کے **امیر قاضی حسین احمد** اور جماعت

اسلامی پنجاب کے امیر حافظ محمد ادریس ، سابقہ ناظم ضلع لاہور میاں عامر محمود ، امام کعبہ الشیخ عبداللہ بن السبیل سمیت کویتی اور سعودی سفراء ، مولانا مودودی ، مفتی محمود ، مولانا احمد علی لاہوری ، میاں نواز شریف ، مولانا محمد لقمان سلفی انڈیا ، سردار حسن اختر موکل ، خواجہ سلمان رفیق ، الشیخ سعد الدوسری مدیر مکتب الدعوۃ اسلام آباد ، سردار عبدالقیوم سابق صدر آزاد کشمیر وغیرہ تشریف لا چکے ہیں۔

دعوت والارشاد: جامعہ سے تبلیغ کی غرض اور برائی کے خاتمے کے لئے علمائے کرام کو مختلف اضلاع و شہروں میں ہر ماہ بھیجا جاتا ہے اور 1932 سے ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث جاری وساری ہے۔

تقابل ادیان: سلطان المناظرین حافظ عبدالقادر روپڑیؒ نے اپنی زندگی میں اس کلاس کا آغاز کیا جس میں ہر پندرہ دن بعد تقابل ادیان کی تربیت دی جاتی ہے ، جس میں مستند علماء کرام اور شیوخ الحدیث اسلام کے مختلف ادیان کا تقابل کرواتے ہیں۔

جامعہ کے ناظمین: محدث زماں مفتی اعظم حافظ عبداللہ روپڑیؒ کی وفات کے بعد خطیب پاکستان حافظ محمد اسماعیل روپڑیؒ ، حافظ محمود احمد روپڑیؒ ، سلطان المناظرین حافظ عبدالقادر روپڑیؒ ، بطور ناظمین اپنی خدمات سرانجام دے چکے ہیں ۔موجودہ ناظم اعلی شیخ الحدیث حافظ عبدالغفار روپڑی ہیں۔

دارالافتاء: جامعہ کے علماء کی ایک ٹیم غور وفکر کر کے قرآن وسنت کی روشنی میں مختلف شعبہ زندگی میں پیش آنے والے معاملات کا حل کتاب وسنت کی روشنی میں پیش کرتے ہیں اب تک تقریباً بارہ ہزار کے قریب فتاوی جات جاری کئے جا چکے ہیں۔

پاکستان و دیگر ممالک میں : پاکستان بھر کے تمام اضلاع وشہروں سمیت شارجہ، برطانیہ، امریکہ، سعودی عرب، بنگلہ دیش اور قطر میں یہاں سے فراغت حاصل کرنے کے بعد علماء حفاظ دینی تعلیمات کو فروغ دینے میں مصروف عمل ہیں۔

اساتذہ کرام : مدینہ منورہ یونیورسٹی وام القری یونیورسٹی مکہ مکرمہ کے تعلیم یافتہ اساتذہ کی بھی خدمات حاصل ہیں۔ طلباء کرام کی تعلیم وتربیت کے لئے 30 افراد پر عملہ متعین ہے۔

سالانہ اخراجات : جامعہ اہلحدیث کی اپنی ذاتی کوئی جائیداد نہیں بلکہ یہ مدرسہ صرف اللہ تعالی کی رحمت اور مخیّر حضرات کے تعاون سے چل رہا ہے اس مدرسہ کے تقریبا 75 لاکھ کے قریب سالانہ اخراجات ہیں۔

کمپیوٹر تعلیم : طلباء کی جدید تقاضوں کے مطابق تربیت کرنے کے لیے کمپیوٹر کی تعلیم کا اہتمام کیا گیا ہے۔

کتاب الصحت کا اجراء : طب اسلامی و یونانی پر مشتمل کتب الصحت قرشی فاؤنڈیشن پاکستان کے تعاون سے زیر تعلیم طلباء کو پڑھائی جارہی ہے۔

طلباء کو جامعہ میں سہولتیں : جامعہ میں زیر تعلیم طلباء کو کھانا، کتب، علاج معالجہ سمیت تمام سہولتیں مفت دی جاتی ہیں، لاہور کے علاوہ پاکستان کے تمام صوبوں کے اضلاع سے آئے ہوئے طلباء کو ہاسٹل کی سہولت بھی فری ہے۔